21564 ـ كيا تيمم كرنے والا شخص وضوء كرنے والوں كى امامت كروا سكتا ہے ؟

سوال

كيا تيمم والا شخص وضوء كرنے والوں كى امامت كروا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ابن حزم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

تيمم كرنے والے شخص كے ليے وضوء كرنے والوں، اور وضوء كرنے والے كى تيمم كرنے والوں كى امامت كرانى جائز ہے، اور مسح كرنے والا پاؤں دھونے والوں،اور پاؤں دھونے والا مسح كرنے والوں كى امامت كروا سكتا ہے؛ كيونكہ جتنے بھى ہم نے بيان كيے ہيں سب نے اپنے اوپر فرض كرده كى ادائيگى كى ہے اور ان ميں كوئى ايك بھى دوسرے سے زياده طاہرنہيں، اور نہ ہى ايك كى دوسرے سے نماز زياده مكمل ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نماز كا وقت ہونے پر يہ تو حكم ديا ہے كہ ان كى امامت قرآن زياده پڑھا ہوا شخص كروائے، اس كے علاوه اور كچھ مخصوص نہيں كيا.

اور اگر يہاں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جو ذكر كيا ہے اس كے علاوه كچھ اور واجب ہوتا تو وه بھى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ضرور بيان فرماتے، حاشا وكلا اس ميں كبھى سستى نہ كرتے.

امام ابو حنيفہ، ابو يوسف، زفر، سفيا، شافعى، داود، احمد، اسحاق، ابو ثور رحمہم اللہ كا يہى قول ہے، اور ابن عباس، عمار بن ياسر، اور صحابہ كرام رضى اللہ تعالى عنہم كى ايك جماعت سے يہى مروى ہے.

اور سعيد بن مسيب، حسن، عطاء، زہرى، حماد بن ابى سليمان رحمہم اللہ كا بھى قول يہى ہے.

على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہ سے اس كى ممانعت مروى ہے، ان كا كہنا ہے:

" تيمم كرنے والا شخص وضوء كرنے والوں، اور مقيد شخص آزاد لوگوں كى امامت نہ كروائے "

اور ربيعہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

جنابت کی بنا پر تیمم کرنے والا شخص اپنے جیسے کی امامت کروا سکتا ہے، اس کے علاوہ کسی کی نہ کروائے. یحیی بن سعید انصاری کا بھی ایسے ہی کہتے ہیں.

اور محمد بن حسن اور حسن حي کہتے ہیں: وہ ان کی امامت نہ کروائے.

اور امام مالك، عبید اللہ بن حسن نے ان کی امام کرانا مکروہ کہا ہے، لیکن اگر وہ کروائے تو ہو جائیگی.

اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر ان کا امیر ہو تو پھر کروا سکتا ہے.

علی - یعنی ابن حزم - رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس کی ممانعت یا کراہت کی قرآن و سنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور نہ ہی اجماع اور قیاس میں اس کی دلیل ہے، اور اسی طرح تقسیم کرنے والوں کی تقسیم کی دلیل.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.